بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سکریٹریت رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

حوالہ نمبر؛ ۲۹۶/۱۰ / مورخہ ۸ رمحرم الحرام ۱۴۱۶ھ

موضوع ۔ جواب استفتاء؛

مکرم ڈاکٹر عدنان حکیم حفظہ اللہ بتوسط شیخ غلام مصطفیٰ ابن عبدالحکیم صاحب

السلام علیکم ورحم اللہ وبرکاتہ

بعدہ : آپ کے مکتوب مورخہ ۱۹/۸/ ۱۹۹۵ء جس میں بعض سوالات کے جواب طلب کئے گئے ہیں، کے حوالہ سے مسجد حرام ومسجد نبوی کے امور کے سربراہ اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے معزز رکن فضیلۃ الشیخ محمد ابن عبداللہ حفظہ اللہ کا جواب ارسال کرتے ہوئے میں خوشی محسوس کررہا ہوں۔ وفق اللّٰہ الجمیع لما یحبہ ویرضاہ

مدیر اسلامک فقہ اکیڈمی

د ۔ احمد المقری

Generated by CamScanner from intsig.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المملكة العربية السعودية

الرياسة العامة لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي

ڈاکٹر عدنان حکیم صاحب پاکستان کے استفتاء کا جواب

الحمد الله رب العالمين وأصلى وأسلم على سيد نا محمد عبده ورسوله وعلى آله وصحبه أجمعين.

سوال نمبر (۱) صحابہ کرام، تابعین عظام اور فقہائے امت کا اجماع حجت ہے یا نہیں ؟ وہ (اجماع) تشریع اسلامی کا تیسرا ماخذ ہے یا نہیں ؟ اجماع کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے ؟ اور بالکلیہ اجماع کے منکر کا کیا حکم ہے ؟ نیز بتائے کہ کیا اجماع کی مخالفت جائز ہے ؟

جواب نمبر (۱) ۔ صحابہ کرامؓ کا اجماع باتفاق علماء حجت شرعیہ ہے، اسیطرح تابعین عظام اور فقہائے امت کا اجماع بھی حجت شرعیہ ہے اس سلسلے میں ابوداؤد الظاہری نے اختلاف کیا ہے ان کا خیال یہ ہیکہ صحابہ کرامؓ کے علاوہ کسی کا اجماع حجت شرعیہ نہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ اجماع تابعین وفقہائے کرامؒ کے حجت ہونے کا قول صحیح ہے۔

کیونکہ حجیت اجماع کے دلائل عام ہیں صحابہ وغیر صحابہ سب کے اجماع کو شامل ہیں۔ اس لئے صرف اجماع صحابہؓ ہی کو حجت قرار دینا بلا دلیل فیصلہ ہے۔ کتاب وسنت کے بعد اجماع کو تشریع اسلامی کا تیسرا ماخذ تسلیم کیا گیا ہے۔

حجیت اجماع کے دلائل:

جمہور علماء کے نزدیک اجماع حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے اس کی حجیت پر کتاب

Generated by CamScanner from intsig.com

وسنت کے بہت سے دلائل ہیں ہم ان میں سے چند کو ذیل میں نقل کرتے ہیں

(۱) **کتاب اللہ سے دلیل** : علماء کرام نے اس فرمان خداوندی سے حجیت اجماع پر استدلال کیا ہے

"ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساء ت مصیراً (النساء ۱۱)

ترجمہ : جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور سبیل المومنین کے علاوہ دوسرے راستے پر چلتا ہے تو ہم اسے ادھر پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرتا ہے، اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے جو برا ٹھکانہ ہے۔

وجہ استدلال : وجہ استدلال یہ ہیکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سبیل المومنین کے علاوہ دوسرے سبیل کو اختیار کرنے پر وعید فرمائی ہے اگر یہ حرام نہ ہوتا تو ہرگز اس پر وعید نہ وارد ہوتی۔

اس وعید میں اللہ تعالی نے ترک سبیل المومنین اور مخالفت رسول ﷺ (جو کہ خود حرام ہے) کو جمع نہ فرمایا جب غیر سبیل المومنین کی اتباع حرام قرار پائی تو یقیناً اتباع سبیل المومنین واجب ہو گی، اور اجماع سبیل المومنین ہے کیونکہ آیت مبارکہ میں سبیل سے مراد وہ قول وفعل ہے جسے خود انسان اختیار کرتا ہے لہذا اجماع کی بھی اتباع واجب ہونی چاہئے۔

(۲) **سنت سے دلیل۔** حضرت انسؓ سے روایت ہیکہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ان اللہ لا یجمع أمتی أوقال أمة محمد ﷺ علیٰ ضلالة (أخرجه الترمذی) وعن ابن عمرؓ أن رسول ﷺ قال " ان اللہ لا یجمع أمتی أوقال أمة محمد ﷺ علی ضلالة ، ویداللہ مع

Generated by CamScanner from intsig.com

الجماعة ومن شَذَّ شُذَّ الى النار" (أخرجه الترمذی)

بیشک اللہ تعالی میری امت کو، یا یہ فرمایا کہ محمد ﷺ کی امت کو گمراہی پر جمع نہ فرمائیگا (ترمذی شریف) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہیکہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت: یا یہ فرمایا کہ امت محمدیہ کو اللہ تعالی ضلالت (گمراہی) پر جمع نہ کریگا، اور اللہ کا ہاتھ جماعت کیساتھ ہے جو جماعت سے علیحدہ ہوگا وہ آگ (جہنم) میں ڈالا جائیگا (ترمذی شریف)

وجہ استدلال : وجہ استدلال یہ ہیکہ یہ احادیث اپنے مختلف الفاظ کے باوجود متحد المعنی ہیں اسطرح کہ امت محمدیہ اجماعی خطاء سے معصوم ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ علماء کا اجماع حجت شرعیہ ہے۔

یہ وہ احادیث مبارکہ ہیں جن کے ذریعہ صحابہ کرام اور ان کے بعد کے علماء کرام بلا کسی اختلاف اجماع کے حجت شرعیہ ہونے پر استدلال کرتے رہے تا آنکہ مخالفین اجماع ظہور پذیر ہوئے (۱)

کلیۃً منکرین اجماع کا حکم :

اجماع قطعی کے منکرین کے حکم کے بارے میں علماء کرام کے تین اقوال ہیں۔ (۱) یہ کہ اجماع قطعی کا انکار مطلقاً کفر ہے (۲) یہ کہ اجماع قطعی کا انکار مطلقاً کفر نہیں (۳) یہ کہ اگر اجماع کا دین سے ہونا امر قطعی ہو جیسے پانچوں نمازیں تو اسکا انکار کفر ہے اگر ایسا نہیں تو اسکا انکار کفر نہیں۔ رہا مسئلہ اجماع کی مخالفت کا تو یہ ہرگز جائز نہیں کیونکہ ہم سابق میں ذکر کر چکے ہیں کہ اجماع حجت شرعیہ ہے اسپر عمل واجب ہے (۲)

سوال نمبر (۲) : قیاس ظن پر مبنی ہوتا ہے اور جو چیز ظن پر مبنی ہو ظنی ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس قول کے ذریعہ اتباع ظن سے منع فرمایا چنانچہ فرمایا کہ "ولا

Generated by CamScanner from intsig.com

تقف ما لیس لک به علم" (الاسراء ۳۶) اوراس چیز کے پیچھے نہ چلئے جسکا آپ کو علم نہیں۔ لہذا قیاس کے ذریعہ حکم شرعی ثابت کرنا صحیح نہیں کیونکہ اتباع ظن ہے ؟

جواب نمبر (۲) : قیاس فقہ اسلامی کے ماخذ میں سے چوتھا ماخذ ہے اور قرآن وسنت اور اجماع سے قیاس کی حجیت ثابت ہے اس پر صحابہ کرام، تابعین اور فقہائے امت نے قرنہا قرن عمل کیا ہے جمہور علماء کے نزدیک قیاس مجتہد پر واجب ہے جبکہ ابوداؤد الظاہری اور اسکے متبعین نے اسکا انکار کیا ہے، انکا کہنا ہیکہ قیاس حجت شرعیہ نہیں، ان لوگوں نے ان دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے ایک آپ نے اپنے سوال میں ذکر کیا ہے۔

علماء کرام نے ابوداؤد ظاہری اور اسکے متبعین کے دلائل کا مسکت جواب دیا ہے ہم یہاں پر چند جوابات بیان کرتے ہیں۔ اگر آپ کو اس سلسلے میں مزید معلومات درکار ہوں تو اصول فقہ کی کتب مثلاً علامہ جوینیؒ کی البرھان، علامہ رازیؒ کی "المحصول" علامہ آمدی علیہ الرحمہ کی "الاحکام" شروح مختصر ابن الحاجب، اصول السرخسی اور علامہ عبدالعزیز البخاریؒ کی "کشف اسرار وغیرہ کی جانب مراجعت کیجئے (۳)

کیونکہ مذکورہ کتب میں منکرین قیاس کے شبہات کا تفصیلی رد موجود ہے۔

بہرحال منکرین قیاس نے ظن سے ممانعت کرنے والی جن آیات کو بطور استدلال پیش کیا ہے انکا قیاس سے تعلق نہیں اور نہ اس پر وہ منطبق ہوتی ہیں کیونکہ ان آیات میں جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ہے عقائد میں اتباع ظن، رہے احکام عملیہ تو اس کے اکثر دلائل ظنی ہیں اگر ہم اس شبہ کا اعتبار کرلیں تو ان تمام دلائل شرعیہ سے ہاتھ دھونا پڑیگا جو ظنی الدلالات ہیں اور یہ باطل ہے۔

رہا منکرین قیاس کا اس آیت مبارکہ "ولا تقف ما لیس لک به علم" سے

Generated by CamScanner from intsig.com

استدلال کرنا : تو اسکا جواب یہ ہیکہ اس آیت میں مقصود اس بات سے ممانعت ہے کہ کوئی انسان محل یقین میں امکان تیقن کے باوجود حصول یقین سے انحراف کر کے ظن وتخمین پر اعتماد کرے لھذا یہ ممانعت وہی قیاس شرعی کو شامل نہیں، کیونکہ کسی علت جامعہ کی وجہ سے فرع کو اصل سے الحاق کرنا آیت میں منہی عنہ کے علم کے بغیر قول کے قبیل سے نہیں ہے اس لئے کہ مجتہد اسی چیز کو اختیار کرتا ہے جو اس کے نزدیک راجح ہوتی ہے ،اور اسی میں اجتہاد کرتا ہے۔

سوال نمبر (۳) قیاس شرعی کے حجیت کی کیا دلیل ہے ؟

جواب نمبر (۳) علماء کرام نے حجیت قیاس کو کتاب وسنت واجماع اور عقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ہم عنقریب ان میں سے چند دلائل کو ذکر کرینگے اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہوں تو ان کتب اصول کی جانب مراجعت کریں جنکا میں نے پہلے منکرین قیاس کے رد کے ضمن میں تذکرہ کیا ہے۔

کتاب اللہ سے دلیل : کتاب اللہ سے حجیت قیاس کی دلیل یہ ارشاد خداوندی ہیکہ

﴿هوالذى أخرج الذين كفروا من اهل الكتاب من ديا رهم لاول الحشر ماظننتم أن يخرجو اوظنوا أنهم ما نعتهم حصونهم من الله فأ تا هم الله من حيث لم يحتسبوا وقذف فى قلو بهم الرعب يخربو ن بيوتهم بأيدهم وايد المؤ منين فاعتبروا ياولى الابصار﴾ (الحشر؛ ۲/)

ترجمہ : اللہ وہ ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا پہلے حشر کے وقت، تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے گمان کرلیا تھا کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کے

Generated by CamScanner from intsig.com

عذاب سے بچالیں گے، سوان پر اللہ کا عذاب اسطرح آیا کہ جس کا انھیں گمان بھی نہ تھا، ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا، وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے گرا رہے تھے، لہذا اے ارباب بصیرت عبرت حاصل کرو۔

وجہ استدلال۔ : موضع استدلال اللہ تعالی کا یہ قول ﴿ فاعتبروا یا اولی الابصار ﴾ ہے اور وجہ استدلال یہ ہے کہ جب اللہ تعالی وسبحانہ نے بنونضیر کے یہودیوں پر نازل ہونے والے عذاب کی خبر دی تو انھیں بھی حکم دیا گیا کہ وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں الاعتبار، العبور سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں مجازاۃ (گذرنا) کے، مقصود یہ ہے کہ اے مسلمانو! تم اپنے آپ کو ان پر قیاس کرو اسلئے کہ تم بھی ان ہی جیسے بشر ہو، لہذا اگر تم لوگ ان ہی جیسا عمل کروگے تو تم پر بھی ان ہی جیسا عذاب آجائے گا۔ یہ آیت مبارکہ اعتبار کی تمام انواع کے اخذ میں عام ہے۔ چونکہ قیاس نام ہے فرع سے اصل کی جانب مجاوزت کا اسلئے کہ دونوں کے درمیان علت جامعہ موجود ہے، لہذا یہ قیاس اعتبار کے ان انواع کو بھی شامل ہوگا جس کا اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم دیا ہے۔

سنت سے دلیل : حضرت معاذ ابن جبلؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ اے معاذ! اگر تمہارے پاس کوئی مقدمہ پیش ہو تو کیسے فیصلہ کروگے؟ حضرت معاذ ابن جبلؓ نے جواب دیا کہ "اقضی بما فی کتاب اللہ" میں ان نصوص سے فیصلہ کروں گا جو کتاب اللہ میں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ "فأن لم یکن فی کتاب اللہ ؟" اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ حضرت معاذؓ نے فرمایا "فبسنۃ رسول اللہ ﷺ" پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ذریعہ فیصلہ کرونگا

Generated by CamScanner from intsig.com

،"قال فان لم یکن فی سنة رسول الله ﷺ ؟ فرمایا کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں نہ ہوتو؟"قال أجتهد برائی لا آلو" عرض کیا! تو اپنی رائے کے ذریعہ اجتہاد کروں گا اور اس میں کوتاہی نہ کروں گا "قال فضرب رسول اللهﷺ صدری و قال الحمد لله الذی وفق رسول رسول اللهﷺ لما یرضیٰ رسول الله ﷺ " حضرت معاذ ؓ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (خوش ہوکر) میرے سینے پر اپنا دست مبارک مارا اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو ایسی چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔(اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی اور طیالسی نے روایت کیا ہے اور بے شمار محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

وجہ استدلال : وجہ استدلال یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قاصد حضرت معاذ ؓ ابن جبل کے قرآن وسنت سے اجتہاد کی طرف انتقال کو پسند فرمایا، اور یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قیاس اجتہاد کی ایک قسم ہے۔الغرض عمل بالقیاس صحابہ کرام ؓ کے درمیان متفق علیہ تھا ،اور ہر وہ امر جس پر صحابہ کا اجماع ہوجائے وہ حق ہے اور اس ہر عمل لازم ہے

اس کی مثالوں میں سے ایک مثال وہ ہے جس کو حضرت عمر ابن الخطاب ؓ سے روایت کیا گیا ہے، کہ انھوں نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری ؓ کی طرف بھیجے ہوئے اپنے مشہور خط میں لکھا تھا کہ "اشباہ و نظائر" کو سیکھو اور امور میں اپنی رائے کے ذریعہ قیاس کرو﴿اعرف الاشباه والنظائر وقس الامور برائک﴾(أخرجه البیهقی فی السنن الکبری والخطیب البغدادی فی الفقه والمتفقه)

عقلی دلیل : بلاشبہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے دلائل محدود و متناہی ہیں لیکن وقائع جو

Generated by CamScanner from intsig.com

لوگوں میں پیش آتے رہتے ہیں غیر محدود و غیر متناہی ہیں کیونکہ ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں نت نئے مسائل و حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں، اگر کتاب وسنت کی روشنی ہم قیاس واجتہاد نہ کریں گے تو یقیناً بہت سے جدید مسائل بلا حکم کے باقی رہ جائیں گے یہ باطل ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ قیامت تک کے وقوع پزیر ہونے والے ہر مسئلہ کو شامل ہے لہذا کوئی ایسا جدید مسئلہ نہیں جس کا شریعت میں کوئی حکم نہ ہو، اس لئے مجتہدین کرام پر واجب ہے کہ وہ استنباط کے معروف ومشہور اصول وضوابط کے مطابق استنباط کریں۔

سوال نمبر: (٤) اس قول رسول علیہ الصلاۃ والسلام ﴿من أصاب فله أجران و من أخطآفله أجر﴾ (جس نے صحیح اور درست اجتہاد کیا تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جس نے غلط اجتہاد کیا اس کیلئے صرف ایک اجر ہے) کا کیا مفہوم ہے؟

جواب نمبر: (٤) اس حدیث کا مفہوم یہ کہ جب حاکم، قاضی، یا عالمِ مجتہد اجتہاد کرے اور کسی مسئلہ میں حکم شرعی کو معلوم کرنے میں پوری پوری کوشش صرف کر ڈالے پھر بھی حکم شرعی معلوم کرنے میں غلطی کا شکار ہو جائے تو وہ گنہگار نہیں ہوگا، بلکہ اسے اس اجتہاد کی وجہ سے اجر دیا جائے گا، لیکن اگر حق کو پانے میں کامیاب ہو گیا تو اسے ڈبل اجر دیا جائے گا ایک تو اجتہاد کرنے کا، دوسرے حق پا جانے کا۔

علماء نے اس سلسلے میں اس بات کی شرط لگائی ہے کہ وہ ماجور اسی صورت میں ہوگا جبکہ وہ اجتہاد کا علم رکھتا ہو اگر وہ عالم بالا جتہاد نہ ہو بلکہ بتکلف اجتہاد کرتا ہو اور فقط علم کا دعویدار ہو تو حدیث کا حکم ایسے شخص کو شامل نہیں۔

سوال نمبر: (٥) کیا حکم ہے کہ جب جمیع فقہاء و مجتہدین کی آراء کسی مسئلہ میں حکم

Generated by CamScanner from intsig.com

واحد پر متفق ہو جائیں تو کیا ایسا حکم قانونِ شرعی بن جائے گا کہ جس کی اتباع واجب ہو جائے؟ کیا ایسے متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت جائز ہوگی؟

جواب نمبر : (۵) مسائل میں سے جب کسی مسئلہ پر تمام فقہاء و مجتہدین کا اتفاق ہو جائے تو اسے اجماع کہا جاتا ہے جس کی مخالفت جائز نہیں ہوتی بلکہ اتباع واجب ہوتی ہے جو اس کی مخالفت کرے گا وہ اس وعید کا مستحق ہوگا جس کو میں نے اجماع کی حجیت کے ضمن میں بیان کیا ہے (۴)

سوال نمبر : (٦) کیا احکام شرعیہ کے حصول کیلئے قیاس چوتھے ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے؟

جواب نمبر : (٦) جی ہاں: کتاب وسنت اور اجماع احکام شرعیہ کو معلوم کرنے کیلئے قیاس چوتھا ماخذ ہے۔ چنانچہ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "الاعتصام بالکتاب والسنة" میں فرمایا کہ سوائے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ اور اجماع کے (جبکہ اس میں کوئی حکم موجود ہو) کوئی چارہ نہیں اگر اس میں حکم نہ موجود ہو تو قیاس کا درجہ ہے امام بخاریؒ نے اس کا ترجمہ قائم کیا ہے "باب من شبه اصلاً باصل مبين قد بين الله حكمها ليفهم السائل" اور اس کے بعد ترجمۃ الباب قائم کیا ہے باب الاحكام التى تعرف بالدلائل وكيف معنى الدلالة وتفسيرها "یعنی باب ان احکام کے بیان میں جو دلائل سے معلوم کئے جاتے ہیں، اور دلالت کیسے ہوتی ہے؟ اور اس کی تفسیر کیا ہے؟ (الجامع لاحکام القرآن ج ۱۲۲/۷)

سوال نمبر : (۷) کیا حکم ہے اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ شیطان تھا؟

جواب نمبر : (۷) اگر قائل کا مقصد اپنے اس قول (اول من قاس ابليس)

Generated by CamScanner from intsig.com

سے قران پاک میں وارد ابلیس کا یہ مقولہ ''أنا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین'' (میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ آپ نے مجھ کو آگ سے اور ان کو مٹی سے پیدا کیا ہے) ہے تو اس کا یہ قول صحیح ہے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت حسنؒ اور ابن سیرینؒ سے مروی ہے کہ ''سب سے پہلے جس نے غلط قیاس کیا وہ ابلیس تھا'' حکماء کہتے ہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے آگ کو مٹی پر فضیلت دیکر غلط قیاس کیا حالانکہ آگ اور مٹی ایک درجہ کی تھیں کیونکہ دونوں بے جان مخلوق ہیں۔

بہر حال اگر قائل کی مراد قیاس شرعی ہے، یا قیاس کا رد مقصود ہے یا اس پر طعن کرنا ہے تو یہ جائز نہیں کیونکہ علماء اعلام نے قیاس کو قبول کرنے پر اجماع کیا ہے، شاذ و نادر قول کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی اجماع کی مخالفت جائز ہے۔ (۵)

سوال نمبر :(۸) ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا شریعت اسلامیہ کیسا ہے؟

جواب نمبر : (۸) مسئلہ تقلید کے اعتبار سے جملہ مسلمانوں کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم : مجتہدین یعنی احکام شرعیہ کو ان کے دلائل شرعیہ کے ذریعہ مستنبط کرنے پر قدرت رکھنے والے مسلمان: تو ان کیلئے تقلید کی گنجائش نہیں بلکہ ان پر اجتہاد واجب ہے۔

دوسری قسم : عوام یعنی وہ مسلمان جو اجتہاد کی صلاحیت رکھتے ہوں ان کے لئے ائمہ اربعہ میں سے کسی کی بھی تقلید کرنا جائز ہے یہاں تقلید سے مراد فروعات فقہیہ میں قول مجتہد پر بغیر دلیل جانے عمل کرنا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

﴿فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون﴾ (الانبیاء)

تم اہل ذکر سے معلوم کرلو اگر تم نہیں جانتے۔

Generated by CamScanner from intsig.com

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد زخمی صحابیؓ کے مشہور واقعہ کے موقع پر کہ ﴿ الا سألوا اذا لم یعلموا فانما شفاء العی السوال ﴾ یعنی انھوں نے کیوں نہ پوچھ لیا جب کہ انھیں معلوم نہ تھا بلا شبہ سوال ہی جہالت کا علاج ہے (ابو داؤد، ابن ماجہ، احمد، حاکم، اور طبرانی نے اسے روایت کیا ہے)

اگر عام لوگوں کو اجتہاد کا مکلّف بنا دیا جائے تو ناممکن ہے کیونکہ اجتہاد اس بات کا مقتضی ہوتا ہے کہ مجتہد میں خاص ذہنی لیاقت وصلاحیت ہو، علوم میں رسوخ وپختگی ہو، لوگوں کے حالات ووقائع کی معرفت ہو، طلب علم کی عادت اور اس پر صبر کا مادہ ہو، اس کے بر خلاف اگر سبھی مسلمان اجتہاد کی ان شرائط کو پوری کرنے میں پورے طور پر مصروف ہو جائیں تو ان کا معاش باطل اور انکی دنیا برباد ہو جائے گی (۶)

سوال نمبر (۹) کیا یہ آیت کریمہ ﴿ اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله ﴾ (انھوں (یہود ونصاریٰ) نے اپنے علماء ودینی رہبروں کو رب بنالیا ہے اللہ کی جگہ پر) ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، اور امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ پر صادق آتی ہے؟

جواب نمبر : (۹) آیت کا مقصود یہ کہ انھوں (یہود ونصاریٰ) نے احبار کو رب کی طرح بنالیا تھا کیونکہ وہ لوگ ہر معاملہ میں انکی اطاعت کرتے تھے چنانچہ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے حضرت عدی ابن حاتمؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میری گردن میں سونے کی ایک صلیب تھی آپؐ نے فرمایا کہ اے عدی! اپنی گردن سے تم اس بت کو نکال پھینکو! اس موقع پر میں (عدی) نے سنا کہ آپ سورۃ

Generated by CamScanner from intsig.com

برأۃ کی آیت ﴿واتخذو أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله والمسيح ابن مريم﴾ (التوبة ۳۱) کی تلاوت فرمارہے ہیں، پھر فرمایا کہ وہ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے بلکہ وہ لوگ (احبار) جب کوئی حرام چیز حلال کردیتے تھے تو یہ لوگ اسے حلال سمجھتے، اور جب کوئی حلال چیز حرام کردیتے تو یہ لوگ اسے حرام سمجھتے تھے۔ کہاں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ؛ اور کہاں وہ احبار! جنھوں نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کردیا تھا اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کردیا تھا۔

معاذاللہ : یہ بڑی جرأت کی بات ہے کہ ائمہ اربعہؒ کو احبار کے درجہ میں اتارا جائے۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تو وہ ہیں جنہوں نے شریعت اسلامیہ کی خدمت میں اپنی پوری کوشش صرف اور پوری عمر فنا کردیں۔ ان حضرات کے درمیان اگر کوئی اختلاف ہوا تو محض ان کے اجتہادات کی وجہ سے ہوا جس پر انشاء اللہ وہ ماجور ہونگے، لہذا یہ کہنا کہ آیت مذکورہ کا حکم معاذ اللہ! ائمہ کو بھی شامل ہے محض افتراء اور بہتان ہے جو عظیم جہالت کی پیداوار ہے۔

سوال نمبر : (۱۰) کیا ائمہ اربعہ کی تقلید زمرہ کفر وشرک میں داخل ہے؟

جواب نمبر : (۱۰) غیر مجتہد کیلئے ائمہ اربعہ کی تقلید جائز ہے اس کا کفر وشرک سے دور کا بھی واسطہ وتعلق نہیں، کیونکہ ائمہ اربعہؒ حق ودین کے عظیم داعی تھے انھوں نے اپنے آپ کو علوم شرعیہ کی تعلیم وتعلم کیلئے ہبہ کردیا تھا جس کی وجہ سے انہیں علوم شرعیہ کا حظ وافر نصیب ہوا اور وہ درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے ان کی تقلید کرنے والے عام مسلمان راہ ہدایت ونجات پر ہیں انشاء اللہ۔ (۷)

سوال نمبر : (۱۱) اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ مقلدین کفر وشرک کررہے ہیں؟

Generated by CamScanner from intsig.com

جواب نمبر: (۱۱) جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا یہ عقیدہ غلط ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، یہ اعتقاد اس شریعت اسلامیہ سے بڑی جہالت پر دلالت کرتا ہے جس نے کفر و ایمان اور شرک و توحید کے درمیان فرق کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ دینی علوم سیکھے تا کہ اس کے ذریعہ وہ شرک و کفر اور اجتہاد میں فرق کر سکے۔

سوال نمبر: (۱۲) کیا عامۃ المسلمین ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کے ضرورت مند ہیں یا نہیں؟ کیا ایسے مسائل میں جن کی نص موجود ہو تقلید کرنا ضلالت و گمراہی ہے؟

جواب نمبر: (۱۲) جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ غیر مجتہد تقلید کا محتاج ہے، اور منصوص و غیر منصوص مسائل میں کسی مجتہد کی تقلید جائز ہے۔ ایسی تقلید ضلالت و گمراہی کا سبب نہیں بلکہ صحیح تو یہ ہے اس کا علی الاطلاق ضلالت و گمراہی سے کوئی علاقہ ہی نہیں۔

وباللہ تعالیٰ التوفیق

اہل قلم اور مولفین و مصنفین کیلئے خوشخبری

ہمارے یہاں کمپیوٹر اردو، عربی اور انگریزی میں .D.T.P کی سہولیات کے علاوہ مناسب اور رعایتی قیمت پر اردو، انگریزی میں حسب خواہش شادی کے رقعے، ویزیٹنگ کارڈس اور ہر قسم کی اسکرین پرنٹنگ و آفسیٹ پرنٹنگ کی سہولیات ہیں۔

برائے کرم ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں وقت کی پابندی اور کام کی صفائی ہمارا نصب العین ہے۔

پتہ :۔ اے. ایس. اسکرین پرنٹرس اینڈ ڈی. ٹی. پی. جاب ورکس، اے. ایس کامپلیکس مین روڈ، ظہیر آباد

Generated by CamScanner from intsig.com

خلاصہ فتوی

فضیلۃ العلامہ امام الحرمین الشیخ محمد ابن السبیل حفظہ اللہ کے جوابات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱ : اجماع صحابہ، تابعین و فقہاء حجت شرعیہ ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے، اس کی مخالفت جائز نہیں۔ فاضل گرامی نے منکرین اجماع قطعی کے سلسلے میں تین اقوال بیان کئے ہیں۔

(۱) اجماع قطعی کا انکار مطلقاً کفر ہے (۲) مطلقاً کفر نہیں (۳) اگر اس کا دین سے مطلقاً ہونا امر قطعی ہو تو اس کا انکار کفر ہے ورنہ نہیں۔

۲ : قیاس شرعی فقہ اسلامی کا چوتھا ماخذ ہے، قرآن و سنت اور اجماع سے اس کی حجیت مسلم ہے، جمہور علماء کے نزدیک قیاس مجتہد پر عمل واجب ہے۔

۳ : قیاس جمہور امت کے نزدیک حجت ہے اس کا انکار سوائے ابو داؤد الظاہری اور اس کے متبعین کے کسی نے نہیں کیا وہ لوگ جمہور امت کے مقابلہ میں شرذمہ قلیل ہیں جن کا اعتبار نہیں اور نہ ہی ان کے دلائل سے قیاس شرعی کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

۴ : موجودہ زمانہ میں قیاس کی مخالفت کرنے والے سب کے سب مجتہد نہیں اور نہ ان میں شرائط اجتہاد پائی جاتی ہیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ وہ تقلید سے دامن چھڑانے کیلئے خود ہی براہ راست قرآن وسنت سے مسائل واحکام کا استخراج واجتہاد کرسکیں کیونکہ اجتہاد کے بہت سخت شرائط ہیں ان کا پورا کرنا عوام کے بس سے باہر ہے اگر عوام وخواص اپنی مصروفیت چھوڑ کر شرائط اجتہاد کو حاصل کرنے یا من مانی اجتہاد کرنے لگیں تو دین ایک کھلونہ، معاشرہ درہم برہم اور معاش باطل ہوکر رہ جائے گا۔

Generated by CamScanner from intsig.com

۵ : امت کے جن علماء میں شرائط اجتہاد پائی جائیں ان کے لیے ترک تقلید جائز ہے، لیکن عوام کیلئے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری ہے۔

۶ : فقہائے کرام اگر کسی بات پر اتفاق کرلیں تو اس پر عمل کرنا واجب ہے مخالفت جائز نہیں۔

۷ اجماع کی مخالفت کرنے والا سبیل المؤمنین سے انحراف کرنے والا ہے جس پر وعید وارد ہوئی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ نے غیر سبیل المؤمنین کو اختیار کرنے والوں کو جہنم میں داخل کرنے کا اعلان کیا ہے (دیکھئے آیت من یشاقق الرسول الخ)

۸ : قیاس کی حجیت پر صحابہ کا اجماع ہے اور جس پر صحابہ کا اجماع ہو جائے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

۹ : جو لوگ قیاس کرنے والوں پر لعن وطعن کرتے ہیں وہ انتہائی مذموم حرکت کر رہے ہیں۔

۱۰ : جو لوگ ائمہ اربعہ کو احبار یہود سے تشبیہ دیتے ہیں معاذ اللہ وہ بہت بڑا افتراء باندھ رہے ہیں کہاں ائمہ اربعہ اور کہاں احبار ورہبان! ائمہ اربعہ کو علماء یہود کے مشابہ قرار دینا بہتان عظیم اور جہالت ہے۔ ائمہ اربعہ دین کے رہبر وداعی تھے ان کی تقلید کرنے والے انشاء اللہ راہ نجات وہدایت پر ہیں۔

۱۱ : جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ مقلدین کفر وشرک کر رہے ہیں اسے چاہئے کہ توبہ کرے اور دینی علوم سیکھے جس سے وہ کفر وشرک اور اجتہاد میں فرق کر سکے۔

۱۲ : غیر مجتہد ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کا محتاج ہے۔

۱۳ : تقلید گمراہی کا سبب نہیں بلکہ اس کا گمراہی وضلالت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

Generated by CamScanner from intsig.com

رابطة العالم الاسلامى

الامانة العامة مكة المكرمة

ادارة المجمع الاسلامى

الرقم ١٠ ٢٩٦ التاريخ ٨/ ١٤١٦

الموضوع الاجابة على الاستفسارات

المكرم. عدنان حكيم حفظه الله

باكستان. بواسطة شيخ مصطفى بن عبد الحكيم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد: .

فبالاشارة الى خطابكم المورخ فى ١٩/ ٧/ ١٩٩٥ م المتضمن طلب الاجابة عن الاستفسارات يسرنى أن أبعث اليكم بطية اجابة معالى الشيخ محمد ابن عبد الله السبيّل الرئيس العام لشؤن المسجد الحرام و المسجد النبوى الشريف وعضو المجمع الفقهى الاسلامى،

وفق الله الجميع لما يحبه و يرضى

مدير المجمع الفقهى الاسلامى

د. احمد المقرى

ع ع ١/١

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية

الرياسة العامة لشؤن المسجد الحرام و المسجد النبوى

الاجابة على أسئلة الدكتور / عدنان حكيم من باكستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين واصلى وأسلم على سيدنا محمد عبده ورسوله و على آله و صحبه أجمعين

(السوال الأول) هل اجماع الصحابة الكرام البررة والتابعين وفقهاء الأمة حجة شرعية ام لا؟ هل يعتبر مصدراً ثالثاً للتشريع الاسلامى أم لا؟ وما دليل حجيّة الاجماع وماحكم منكر الاجماع كلياً وهل يجوز مخالفة الاجماع ،؟

(الجواب الأول) اجماع الصحابة الكرام البررة حجة شرعية باتفاق العلماء واجماع التابعين و فقهاء الامة حجة شرعية خلافاً لداؤد الظاهرى الذى يرى أن اجماع غير الصحابة ليس حجة شرعية ، والقول بأنه حجة هو الصحيح ؛لان الادلة على حجية الاجماع عامة لكل اجماع حيث تشتمل اجماع الصحابة وغيرهم وبذالك يكون القول بأن اجماع الصحابة وحدهم حجة تحكم لا دليل عليه ، ويعتبر الاجماع هو

Generated by CamScanner from intsig.com

المصدر الثالث من مصادر التشريع الاسلامى بعد الكتاب والسنة ،

الأ دلة على حجية الاجماع :

الاجماع حجة شرعية عند جمهور العلماء يجب العمل به والأ دلة على ذلک من الكتاب والسنة كثيرة نذكر منها ما يلى

(١) من الكتاب : استدلوا بقوله تعالىٰ ﴿ ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤ منين نوله ما تولى ونصله جهنم و ساء ت مصير ا﴾ النساء ١١٥ ووجه الاستدلال أ ن الله سبحانه وتعالى توعد من يتبع غيرسبيل المؤ منين و لو لم يكن محرماً ما توعد عليه و لما جمع بينه و بين مشاقةالرسول التى هى حرام و اذ كان اتباع غير سبيل المؤمنين حرام كان اتباع سبيل المؤمنين واجبأو الحكم المجمع عليه هو سبيل المؤمنين ؛لأن المراد من السبيل فى الآية ما اختاره الانسان لنفسه من قول أو فعل ؛

(٢) من السنة : عن أنس ابن مالک رضى الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ﴿ان الله لا يجمع أ متى أو قال أمة محمد ﷺ على ضلالة ﴾ أ خرجه الترمذى ، و عن ابن عمر رضى الله عنهما أ ن رسول الله ﷺ قال ﴿ان ا لله لا يجمع أمتى أ و قال أمة محمد ﷺ على ضلالة ، ويد الله مع الجماعة و من شذ شذ الى النار ﴾ أ خرجه الترمذى ،

ووجه الاستدلال أ ن هذه الأحاديث بألفاظها المختلفة اتفقت على معنى واحد هو عصمة الأمة عن الخطأ فدل على أ ن اجماع العلماء حجة شرعية و هذ ه الأحاديث تمسک بها الصحابة و من بعد هم فى اثبات الاجماع من غير خلاف فيها ولا نكير الى زمان ظهر المخالفين ،

حكم منكر الاجماع كليا : اختلف العلماء فى حكم منكر الاجماع القطعى على ثلثة اقوال

الاول : ان انكار الاجماع القطعى يوجب الكفر مطلقا ،

الثانى : أ نه لايو جب الكفر مطلقا،

الثالث : ان كان الاجماع فى امر علم قطعا كونه من الدين كا لصلوات الخمس مثلاً فانه يوجب الكفر وان لم يكن كذ لک لم يوجب الكفر ،

Generated by CamScanner from intsig.com

أما عن مخالفة الاجماع فانه لا يجوز لما ذكرنا من كونه حجة شرعية يجب العمل به ،

(السوال الثانى) القياس مبنى على الظن والمبنى على الظن ظنى والله سبحانه و تعالى ينهى عن اتباع الظن بقوله ﴿ولا تقف ما ليس لك به علم﴾ الا سراء٣٦/ فلا يصح الحكم بالقياس ، لانه اتباع الظن ؟

(الجواب الثانى) القياس هو المصدر الرابع من مصادر الفقه الاسلامى و دلت الأدلة الشرعية من الكتاب و السنة و الاجماع على حجيته وعمل به الصحابة و التابعون وفقهاء الامةعبر العصور و جمهور العلماء ذهبوا الى انه يجب العمل بالقياس. وانكر ذلك داؤد الظاهرى و اتباعه و قالوا بأن القياس ليس حجة شرعية واستدلوا الى أدلة منها ما ذكرته فى سوالك. وقد أجاب العلماء على أدلتهم و نذكر بأ ختصار بعض الاجابات و اذا أردت التوسع فعليك بكتب أصول الفقه كا البرهان للجوينىؒ والمحصول للرازىؒ والأحكام للآمدىؒ وشروح مختصرابن الحاجبؒ وأصول السرخسىؒ وكشف الا سرار لعبد العزيز البخارىؒ فان فيها ردا مطولا على شبهات من نفاه القياس .

أما ما ساقوه من آيا ت تنهى عن الظن فلا علاقة له بالقياس ولاينطبق عليه ، لأن المنهى عنه هواتباع الظن فى العقائد أ ما الأحكام العملية فكثير من أدلتها ظنية ولو أعتبرنا هذه الشبهة لتركنا النصوص الظنية الدالة وهذا باطل ؛ اما استدلالهم بقوله تعالى ﴿ولا تقف ما ليس لك به علم﴾ المراد به النهى أ ن يجيد الانسان عن مدرك اليقين مع امكان اليقين واعتماده على الحدس والتخمين و هذا النهى لا يشمل القياس الشرعى لان الحاق الفرع بالاصل فى الحكم لوجود العلة الجامعة بينهما ليس من قبيل القول بغير علم المنهى عنه فى آية.لأن يقوم به المجتهد هو بناء على ما ترجح لديه وأداه اليه اجتهاد ه .

(السوال الثالث) الأ دلة على حجيته : استدل العلماء على حجية ا لقياس بأ دلة من الكتاب والسنة والاجماع و المعقول وسوف نذكر بعضاً منها فاذا أ ردت التوسع فعليك بكتب الأصول التى ذكرتها لك سابقا فى رد شبهات منكرى القياس .

فمن الكتاب : قوله تعالى ﴿ هو الذى أ خرج الذين كفروا من اهل الكتاب من ديارهم

Generated by CamScanner from intsig.com

لأول الحشر ما ظننتهم أن يخرجوا وظنوا أنهم مانعتهم حصونهم من الله فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا وقذف فى قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بأيديهم وأيدى المؤمنين فاعتبروا يا اولى الابصار﴾ الحشر ٢/

وموضع الاستدلال هو قوله تعالى ﴿فاعتبروا يا اولى الأبصار﴾ووجه الاستدلال منه أن الله تعالى لما أخبر المسلمين بما حاق بيهود بنى نضير أمرهم بأن يعتبروا. والاعتبار من العبور وهوالمجاوزة والمقصود قيسوا أنفسهم بهم لانكم بشر مثلهم ان فعلتم مثل ما فعلهم حاق ما حق بهم. فهذه الآية عامة فى الأخذ بجميع أنواع الا عتبار ولما كان القياس هو المجاوزة من الفرع الى الأصل لوجود علة جامعة بينهما اندرج ضمن أنواع الاعتبار التى أمر الله تعالى بها.

ومن السنة: عن معاذ رضى الله عنه﴿ أن رسول الله ﷺ لما بعثه الى اليمن قاضياً قال كيف تصنع ان عرض لك قضاء؟ قال أقضى بما فى كتاب الله ، قال: فان لم يكن فى كتاب الله ؟ قال: فبسنة رسول الله ﷺ فان لم يكن فى سنة رسول الله ﷺ؟ قال أجتهد رائى لا آلو ، قال فضرب رسول الله ﷺ صدرى و قال الحمدلله الذى وفق رسول رسول الله لما يرضى رسول الله ﷺ﴾ رواه ابو داؤد والترمذى و احمد والطيالسى وصحح غير واحد من المحققين

ووجه الاستدلال: أنه صوبه فى الانتقال من الكتاب والسنة الى الاجتهاد ؛ والقياس لون من ألوان الاجتهاد ،

الاجماع: العمل بالقياس مجمع بين الصحابة وكل ما كان عليه مجع بين الصحابة حق يجب الا لتزام به ، ومن أمثله ذلك ما رواه عن عمر ابن الخطابؓ: أنه كتب الى ابى موسى الأشعرى رسالته المشهورة ﴿اعرف الأشباه والنظائر و قس الأمور برايك﴾ أخرجه البيهقى فى السنن الكبرى و الخطيب البغدادى فى الفقيه والمتفقه ،

المعقول: أن نصوص الكتاب والسنة محدودة متناهية و الوقائع التى تقع للناس غير متناهية ففى كل زمانة و مكانة تظهر وقائع جديدة فاذالم نقس على نصوص الكتاب والسنة لنجد الحكم للوقائع الجديدةفانها تبقى بلا حكم وهو باطل ، لأن الشريعة عامة وشاملة لكل ما يستجد فما من واقعة الا ولها حكم وعلى المجتهدين

Generated by CamScanner from intsig.com

استنباطه بناء على قواعد الاستنباط المعروفة ،

(السوال الرابع) ما مفهوم قوله عليه السلام ﴿ من أصاب فله أجر ان ومن اخطأ فله أجر واحد ﴾ ؟

(الجواب الرابع) المراد أن الحاكم أو القاضى أو العالم المجتهد اذ اجتهد وبذل وسعه فى سبيل الوقوف على حكم مسئلة و أخطا فى الحكم فانه لا يأثم بل يؤجر على اجتهاده أما اذا أصاب الحق فانه يضاعف له الأجر فيفوز بأجر الاجتهاد واجر اصابة الحق .

واشرط العلماء ان يكون عالما بالاجتهاد وأما اذا لم يكن عالما وانما يتكلف الاجتهاد ويدعى العلم فلا يشمله حكم الحديث .

(السوال الخامس) ما الحكم اذا اتفقت آراء الفقهاء من المجتهدين جميعا على حكم واحد فى واقعة هل يكون قانونا شرعيا يجب اتباعه و هل يجوز مخالفته؟

(الجواب الخامس) اذا اتفق الفقهاء و المجتهدون جميعا على حكم واحد فى واقعة من الوقائع فانه يعد اجماعا لايجوز مخالفته ويجب اتباعه ومن يخالفه حينئذ يناله الوعيد ذكرناه فى الأدلة على حجية الاجماع .

(السوال السادس) هل يعتبر القياس ماخذا رابعا لاخذ الاحكام الشرعية ؟

(الجواب السادس)يعتبر القياس مصدرا رابعا تؤخذ منه الأحكام الشرعية بعد الكتاب والسنة والاجماع .

ويقول القرطبى قال البخارى فى كتاب (الاعتصام باالكتاب والسنة) والمعنى لا عصمة لأحد الا فى كتاب الله أو سنة نبيه أو فى اجماع العلماء اذ وجد فيها الحكم فان لم يوجد فالقياس وقد ترجم على هذا (باب من شبه اصلا معلوما بأصل مبين قد بين الله حكمها ليفهم السائل) وترجم بعد هذا (باب الاحكام التى تعرف بالدلائل وكيف معنى الدلالة وتفسيرها) الجامع لاحكام القرآن ٧ / ١٧٢

(السوال السابع) ما حكم الذى يقول ان أول من قاس هو الشيطان ؟

(الجواب السابع) اذا أراد القائل بقوله الشيطان أول من قاس ؟ لأنه ورد فى القرآن ﴿ أنا خير منه خلقتنى من نار وخلقته من طين﴾ الاعراف ١٢/ فهذا صحيح .

لأنه روى عن ابن عباس والحسن وابن سيرين أنهم قالوا أول من قاس ابليس فأخطأ القياس وقال الحكماء أخطأ عدو الله من حيث فضل النار على الطين وان كانا فى درجة

Generated by CamScanner from intsig.com

واحدة من حيث هما جماد مخلوق.

أما اذا أراد بقوله الشيطان أول من قاس انكار القياس الشرعى ورده و الطعن فيه فهذا لا يجوز لان العلماء ألا علام أجمعوا على الأخذ بالقياس ولا عبرة بقول الشواذ و مخالفة الاجماع حرام.

(السوال الثامن) ما حكم تقليد أحد الائمة الأربعة فى الشرعية الاسلامية .؟

(الجواب الثامن) المسلمون ازاء مسألة التقليد صنفان :

الصنف الاول : و هم المجتهد ون أى القادرون على استنباط الأحكام الشرعية من أدلتها و هولاء لا يسعهم التقليد بل يجب عليهم الاجتهاد.

الصنف الثانى : وهم العوام أى الذين لا يقدرون على الاجتهاد وهؤ لاء يجوز لهم تقليد أحد من الأئمة الأربعة.

و المراد بالتقليد هنا هو اتباع قول المجتهد فى المسئلة من غير معرفة لديله معرفة تامة فى الفروع الفقهية و الدليل على ذلك قوله تعالى ﴿ فأسئلوا أهل الذكران كنتم لا تعلمون ﴾ الأنبياء ٧/ و قوله ﷺ فى قصة ذى الشجة المشهورة ﴿ ألا سألوا اذا لم يعرفوا فانما شفاء العى السوال﴾ أخرجه أبو داؤد و ابن ماجه و احمد و الطبرانى. وكذلك لوكلف عامة الناس بالاجتهاد لتعذر ذلك لما يتطلبه الاجتهاد من قدرات ذهنية خاصة ورسوخ فى العلم ومعرفة بأحوال الناس وو قائعهم ، ودأب على طلب العلم ، وصبرعليه ولوكانت متاحة لكل الناس فان انشغالهم بها يؤدى الى بطلان معاشهم وخراب دنياهم.

(السوال التاسع) هل تنطق الآ ية الكريمة ﴿اتخذ وا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله ﴾على تقليد الأئمة الأربعة أبى حنيفة و مالك و الشافعى وأحمد .؟

(الجواب التاسع)المقصود بالآية أنهم جعلوا أحبارهم كالأرباب حيث أطاعوهم فى كل شئى و قد روى الترمذى عن عدى بن حاتم قال : أتيت النبى ﷺ و فى عنقى صليب من ذهب فقال يا عدى أطرح عنك هذا الوثن و سمعته يقرأ فى سورة برأة ﴿اتخذ وا أحبارهم و رهبانهم أربابا من دون الله والمسيح بن مريمْ : التوبة ٣١/ ثم قال أما أنهم لم يكونوا يعبد ونهم ولكنهم كانوا اذا أحلوا لهم شيئا استحلوه و اذ أحرموا عليهم

Generated by CamScanner from intsig.com

شيئا حرموه -

فأين الأئمة الأربعة رحمهم الله من هولاء الأحبار الذين يحلون ما حرم الله و يحرمون ما أحل الله .معاذ الله أن يجعل الأئمة الأعلام فى منزلة هولاء الأحبار وهم الذين بذلوا جهدهم وأفنوا أعمارهم فى خدمة الشريعة الاسلامية ؛وما وقع فيهم من اختلاف هو بسبب اختلاف اجتهاداتهم وهم مأجورون فى ذلك القول بأن حكم الآية يشملهم افتراء و بهتان ينم عن جهل عظيم .

(السوال العاشر) هل التقليد لأحد الأئمة الأربعة يد خل فى زمرة الشرك والكفر .؟

(الجواب العاشر) تقليد الأئمة الأربعة لغير المجتهد جائز لا علا قة له بالكفر والشرك ؛فالأئمة الأربعة رحمهم الله دعا ة حق و دين وهبوا أنفسهم لتعليم العلم الشرعى وتعليمه حتى بلغوا حظا كبيرا منه مكنهم من القدرة على الاجتهاد فالمقلد لهم من عامة المسلمين على هدى وفلاح ان شاء اللّه تعالىٰ .

(السوال الحادى عشر) ما حكم الذى يعتقد أن المقلد ين هم يفعلون الشرك والكفر ؟.

(الجواب الحادى عشر) الذى يعتقد هذا عليه أن يدرك أن اعتقاده هذا خطأ لاأساس له القمة وهذا الاعتقا د يد ل على جهل كبير با لشريعة الاسلامية التى فرقت بين الكفر والايمان والشرك والتوحيد وعليه أن يتعلم من دينه ما يفرق به بين الشرك والكفر وبين الاجتهاد .

(السوال الثانى عشر)هل يحتاج الناس الى تقليد لأحد الأئمة الأربعة أم لا ؟ وهل يؤدى التقليد فيما لا نص فيه الى ضلالة .؟

(الجواب الثانى عشر) كما فصلنا سابقا فان غير المجتهد فى حاجة الى أن يقلد المجتهد .وتقليد المجتهد سواء كان فيما لا نص فيه أو فهم النص جائز ولايؤدى الى ضلالة بل لا علاقة له با لضلالة اطلاقا .

وبا لله تعالى التوفيق

Generated by CamScanner from intsig.com

تعلیقات وحواشی

(۱): اشارہ فرقہ غیر مقلدین کی طرف ہے یہ وہ فرقہ نو احداث ہے جو انگریز سامراج کی عنایتوں سے برصغیر میں ظہور پذیر ہوا اسکا مقصد شریعت اسلامیہ کیخدمت ہرگز نہیں وہ محض سواد اعظم کو اسلام اور مسلمانوں سے توڑنے، انھیں اپنے اسلاف واکابر سے بدظن کرنے پر تلا ہوا ہے۔ یہ فرقہ انتہائی بے لگام ہے ہمیشہ علی الاعلان ائمہ مجتہدین بالخصوص ائمہ اربعہ پر طعن وتشنیع کرتا رہتا ہے ان کے مقلدین کو یہود ونصاریٰ سے بدتر قرار دیتا ہے فقہ اسلامی کو کوکشاشتر قرار دیتا ہے بلکہ ایک سورما غیر مقلد نے تو یہاں تک لکھدیا کہ ''فقہ اس قدر ناپاک ہے کہ اس کے اوراق سے استنجاء مذید ناپاک ہو جائیگا'' یہ فرقہ حنفی مسلمانوں کو مباح الدم سمجھتا ہے اس فرقہ کی زبان درازیاں اس حد تک پہنچ گئی ہیں کہ وہ خلفائے راشدین اور حضرات صحابہ کرام میں سے بعض کو کافر، مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے۔ اپنے رافضی بھائیوں کی خوشنودی کیلئے انھیں معیار حق نہیں سمجھتا ان کے اقوال اور اجماع کو بکواس قرار دیتا ہے۔ وہ فرقہ اپنے علاوہ عالم اسلام کے تمام ۹۵ فیصد سنی مقلد مسلمانوں کو کافر ومشرک سمجھتا ہے۔ افسوس ناک پہلو یہ ہیکہ وہ مرزائیوں (قادیانیوں) کو تو مسلمان سمجھتا ہے مگر مقلدین کو کافر، مقلد کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام سمجھتا ہے اور کافر کے ہاتھ کا درست، مقلد کے پیچھے اسکی نماز درست نہیں ہوتی مگر قادیانی کے پیچھے صحیح ہو جاتی ہے۔ وہ فرقہ مسلمانوں کا اسلاف سے رشتہ کاٹنے کیلئے وہ طریق استعمال کررہا ہے جسے کوئی بھی دیانتدار انسان ہرگز پسند نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطاء فرمائے۔

(۲) غیر مقلدین اجماع کو حجت شرعیہ نہیں مانتے ملاحظہ فرمائیں ان کے اکابر علماء کے چند حوالے۔ نواب نورالحسن خان صاحب فرماتے ہیں کہ'' اصول میں یہ بات طے ہوگئی ہے کہ صحابہ کا قول حجت نہیں۔ (العرف الجاوی ص ۱۰۱) نیز فرماتے ہیں کہ ''اجماع کوئی چیز نہیں'' (ایضاً) نیز فرماتے ہیں کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اجماع کی اس میت کو دلوں سے نکال دیں جو دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے (ایضاً) مزید فرماتے ہیں کہ'' اجماع جس کا وقوع اور ثبوت ممکن ہے ہم اس کے حجت شرعیہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ (العرف ص ۶) قارئین کرام! خود فیصلہ کیجئے کہ اسلاف کی اتباع کے دعوی دار کس طرح ان کے اقوال پر عمل کرتے ہیں اب بھلا یہ لوگ فاضل امام الحرمین کے اس فتویٰ کے مطابق کیا عامل ہونگے غیر مقلدین ہندوستانی مسلمانوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ سعودی حکومت غیر مقلد ہے حالانکہ یہ محض افتراء اور جھوٹ ہے جسکا ثبوت امام الحرمین کا یہ فتویٰ ہے کہ اجماع پر عمل کرنا واجب ہے پھر بھی غیر مقلدین اجماع کے مطلقاً منکر ہیں حتی کہ صحابہ کے اجماع کو بھی نہیں مانتے۔

Generated by CamScanner from intsig.com

(۳) اردو زبان جاننے والے قارئین کیلئے مارکیٹ میں دستیاب درجہ ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہوگا الکلام المفید فی اثبات التقلید، مولفہ مولانا ابوزاہد محمد سرفراز صفدر صاحب، تقلید کی شرعی حیثیت، مولفہ مولانا محمد تقی عثمانی، غیر مقلدین کے لئے لمحہ فکریہ، کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ مولفہ مولانا محمد ابوبکر غازی پوری اس کے علاوہ مولانا غازی پوری کی دوسری کتب بھی مفید رہینگی مولانا انوار خورشید کی شاہکار کتاب ''حدیث اور اہل حدیث'' اسی طرح مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی ''راہ اعتدال'' وغیرہ وغیرہ کتب متلاشیان حق کیلئے بہت مفید رہنگی۔

(۴) ایسے بے شمار اجماعی مسائل ہیں جسے ان غیر مقلدین نے نہ صرف مسترد کر دیا ہے بلکہ وہ سر عام انکا تمسخر کرتے پھرتے ہیں فقہاء مجتہدین کے اجتہاد و اجماع کو چھوڑئے ان گستاخوں نے خلفائے راشدین اور اکابر صحابہؓ کے اجماع و اجتہاد کو بھی مسترد کر دیا، اور ان کے اجماع و قیاس کو بدعت قرار دیا، قارئین: عرب مشائخ کا جگہ جگہ حوالہ دینے والے غیر مقلدین سے ذرا محمد ابن عبداللہ السبیل امام الحرمین الشریفین کے اس فتوی کے تعلق سے بحث تو کیجئے دیکھئے کیا جواب ملتا ہے۔۱۲/ابورشید

(۵) برا ہو غیر مقلدین کی ضد و عصبیت کا وہ اس ''اثر سے، مقلدین کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قیاس کے رد میں اسے بطور مستدل پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ قول نہ تو حدیث ہے نہ معتبر قول صحابی ہے بلکہ بقول صاحب دراسات اللبیب حضرت جعفر صادق کا قول ہے، علامہ ابن تیمیہؒ نے اسے رافضی کا قول قرار دیا ہے یہ مسطرؒ اور ابن سیرینؒ سے بھی منقول ہے۔ بہر حال صورت جو بھی ہو زیادہ سے اثر ثابت ہو سکتا ہے جس سے استدلال درست نہیں کیونکہ بقول ابن سبیل کے اس میں قیاس شرعی کی تردید مقصود نہیں صرف حکایت مقصود ہے دوسرے اگر قیاس شرعی کی تردید ہی تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لی جائے تب بھی اس سے غیر مقلدین کے نزدیک استدلال درست نہیں کیونکہ انکے یہاں قول صحابی حجت نہیں دیکھئے ان کے شیخ الکل فی الکل میاں صاحب اپنے فتوی میں فرماتے ہیں کہ '' فہم صحابہ حجت شرعیہ نہیں '' (فتاوی نزیریہ ج ۱/۶۲۲) دوسری جگہ قول صحابی کے متعلق فرماتے ہیں کہ '' زیرا کہ قول صحابی حجت نیست (ایضاً ج ۱/۳۴۰) غیر مقلدین کے امام ہمام نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں کہ '' فعل الصحابی لا یصلح حجۃ (التاج المکلل ۲۶۲) ان حقائق کے باوجود نہ معلوم کسطرح سے وہ لوگ مذکورہ اثر سے قیاس کی تردید کرتے رہتے ہیں، بھلا غیر مقلدین ابلیس کے اسی واقعہ میں اس پہلو پر کیوں توجہ نہیں دیتے کہ '' سب سے پہلا غیر مقلد ابلیس تھا '' کیونکہ اس نے ''ارنیتک ھذاالذی کرمت علیّ '' کے ذریعہ اللہ تعالی سے دلیل طلب کیا تھا جبکہ دیگر مقلد ملائکہ بلا طلب دلیل حکم ملتے ہی سجدہ ریز ہو گئے تھے۔ حکم الٰہی پر اعتماد نہ کرنا، تقلید و اتباع سے انکار

Generated by CamScanner from intsig.com

کرنا، بلاوجہ دلیل مانگنا کسکا طریق ہے مقلد کا یا ابلیس کا ؟

(۶) ائمہ اربعہ کے مقلدین پر کیچڑ اچھالنے والے غیر مقلدین ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچیں کہ تقلید سے انہیں نفرت ضرور ہے مگر اپنے علماء کی تقلید سے دامن نہیں بچا سکتے آخر ایسا کیوں ؟ کیا ہر غیر مقلد واقعی مجتہد ہے کیا اس میں شرائط اجتہاد پائی جاتی ہیں یا صرف چند احادیث رٹ لینے کا نام اجتہاد ہے اور وہ بھی اپنے مطلب کی، کیا اسی کا نام دین ہے؟ اللہ سے ڈرو اور اسلاف سے اگر واقعی محبت ہے تو انکا احترام کرو، انکے نقش قدم پر چلو، نماز میں یومیہ درجنوں مرتبہ ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم '' کے ذریعہ مانگی جانے والی دعا کا پاس ولحاظ رکھو اور مغضوب علیھم کے طریقے سے باز آؤ۔ صحابہ، تابعین اور فقہائے امت کی شان میں دریدہ دہنی اور گستاخی کا کل قیامت میں حساب دینا پڑیگا۔

(۷) ہندو پاک کے غیر مقلدین نہ صرف زبانی اپنے مخالفین کو کافر و مشرک کہتے ہیں بلکہ اب کھلے طور پر میڈیا کا سہارا لے رہے ہیں بلکہ یہ کہئے کہ مغربی میڈیا انہیں اب مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرانے کا بہترین آلہ کار سمجھ کر خوب استعمال بھی کرتا ہے، ابھی حال ہی میں الدیوبندیة تعریفھا وعقائدھا کے نام سے اسلام دشمن طاقتوں کی جانب سے ایک انتہائی مذموم کتاب عربی میں مرتب کرائی گئی جس کے درجنوں ایڈیشن شائع کرا کے عربوں میں تقسیم کرائے جا رہے ہیں اس میں متعصب وفرقہ پرست مولفین نے مقلدین احناف بالخصوص علماء دیوبند کو وثنی، قبوری اور جہنمی قرار دیا ہے اور مواد حاصل کرنے میں خادع علماء حرمین احمد رضا خان بریلوی کو بھی پیچھے ڈالدیا۔ معزز بزرگ، مشہور عالم دین، مسلک حق کے بیباک ترجمان، ماہر فرق باطلہ، حضرت مولانا محمد ابوبکر غازی پوری حفظہ اللہ نے فوری طور پر ''وقفة مع اللا مذھبیة فی شبه القارة الھندیه '' کے نام سے ترکی بترکی دندان شکن جواب دیا، اس ضخیم عربی کتاب میں غیر مقلدین کے دسائس اور دجل وفریب کا دامن چاک کر کے انہیں علماء سلف کے سامنے برہنہ کر دیا اور دنیا کو بتا دیا کہ سلفیت کا نعرہ لگانے والے کتنے بڑے مکار، دغاباز اور جھوٹے سلفی ہیں خود غیر مقلدین کی چرب زبانی سے متاثر ہونے والے بعض سادہ لوح عرب سلفی علماء کو بھی مذہب اسلاف کا واضح آئینہ دکھایا'' فجزاہ اللہ سبحانه وتعالیٰ عناخیر الجزاء''

(۸) یہ صرف دعویٰ نہیں بلکہ ہمارے پاس باقاعدہ حوالے بھی ہیں ۔

(۹) ہمارے پاس باضابطہ غیر مقلدیت سے قادیانی، چکڑالوی اور منکر حدیث وغیرہ بننے والوں کی فہرست بھی ہے۔

Generated by CamScanner from intsig.com

مترجم کی دیگر تالیفات وتراجم

(۱) : اقامت کا مسنون طریقہ: یہ ایک بریلوی عالم کی کتاب " اقامت بیٹھ کر سنناسنت ہے" کا علمی وتحقیقی ومسکت ودندان شکن جواب اور پوسٹ مارٹم ہے اس کتاب میں صحیح احادیث وآثار، تعامل صحابہ وتابعین اور فقہ کی عبارتوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ابتدائے اقامت سے قیام کرنا مکروہ وممنوع نہیں بلکہ اولیٰ ومستحب ہے یہ گرانقدر کتاب عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں آنے والی ہے انشاء اللہ صفحات ۱۶۵ر زیر طبع (۲) : مہدیٔ برحق : یہ ضخیم کتاب فضیلۃ الاستاد عبدالمحسن ابن حمد العباد حفظہ اللہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مشہور کتاب

"الرد علیٰ من کذب بالاحادیث الصحیحۃ الواردۃ فی المہدی" کا سلیس اردو ترجمہ ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر ہندوستان میں پہلی کتاب ہوگی جس میں منکرین احادیث مہدی پر عالمانہ ومحققانہ طور پر رد کیا گیا ہے۔ صفحات ۳۰۰ر سے بھی زائد، محتاج طبع

(۳): مہدی منتظر اور عقیدہ اہل سنت والاثر: یہ کتاب بھی فضیلۃ الشیخ عبدالمحسن ابن حمد العباد حفظہ اللہ کی کتاب "عقیدۃ اھل السنۃ والاثر فی المہدی المنتظر" کا اردو ترجمہ ہے اس کا کچھ حصہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں شائع ہو چکا ہے اس کتاب میں مثبت انداز میں قرب قیامت آنے والے مہدی کو ثابت کیا گیا ہے نیز معترضین کے اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے اور احادیث مہدی پر عالمانہ ومحققانہ بحث کی گئی ہے۔ صفحات ۱۸۰ر سے زائد، محتاج طبع

(۴): اقامت اور قیام امام ومقتدی : اس کتاب میں سوال جواب کی شکل میں حی علی الفلاح پر قیام کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ حیدرآباد اور بعض دوسرے شہروں کی بعض مساجد میں چند ایسے طغرے نظر سے گزرے جن میں حی علیٰ الفلاح پر قیام کو ضروری دیا گیا ہے اس کتاب میں ان کے تمام دلائل کا جائزہ لیکر صحیح احادیث تعامل صحابہ وتابعین اور فقہ کی عبارتوں کی روشنی میں صحیح مسلک کی وضاحت کی گئی ہے ۔ محتاج طبع (۵) برہنہ سر نماز کا شرعی حکم: اکثر ہمارے نوجوان دوست خلیجی ممالک میں جاکر وہاں کی اچھائیوں کے بجائے برائیوں کی تقلید کرتے ہیں اور وہ وطن واپس آکر برہنہ سر نماز شروع کردیتے ہیں، استفسار پر خلیج کا حوالہ دیکر عوام کو خاموش کردیتے ہیں۔ مذکورہ رسالہ میں ان کی اس غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے اور صحیح احادیث وآثار کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے

Generated by CamScanner from intsig.com

، نیز ٹوپی وعمامہ کی اہمیت پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے (۶) مروجہ میلاد النبی کا تاریخی وتحقیقی جائزہ : اس کتاب کا اکثر حصہ قسط وار حیدرآباد کے ایک موقر ماہنامہ میں شائع ہو چکا ہے اب اسے کتابی صورت میں مرتب کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں میلاد، قیام اور اس کے متعلق بہت ساری معلومات فراہم کر دی گئی ہیں اور قرآن و احادیث اور آثار کی روشنی میں اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ محتاج طبع (۷) مضامین ابی رشید : ہندوستان و پاکستان کے بعض موقر رسائل و ماہناموں میں طبع شدہ احقر کے مختلف مقالات و مضامین کا منتخب مجموعہ۔ محتاج طبع (۸) عقیدت کے پرفریب سائے : رد بدعت میں ایک اہم کتاب۔ زیر ترتیب (۹) شمس الدین قادیانی کے نام! : انجمن دعوۃ الاسلام دبیر پورہ حیدرآباد (جو اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد میں ضم ہو چکی ہے) کے سکریٹری محترم بشارت اللہ خان کے نام ایک قادیانی مبلغ شمس الدین کے ایک خط کا تحقیقی مکمل و مدلل جواب ۔ صفحات ۱۰۰ر سے زائد۔ محتاج طبع (۱۰) تعریف مؤجز لعلماء دیوبند : (عربی) مشہور ادیب محقق، مشہور عالم دین، دارالعلوم دیوبند کے علمی ترجمان دارالعلوم کے چیف اڈیٹر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی حفظہ اللہ کے ایک مضمون "علماء دیوبند، ایک تعارف" کا عربی ترجمہ ۔

(۱۱) شرح المهند علىٰ المفند : عربی۔ محدث جلیل حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوی قدس اللہ اسرارہ کی مشہور کتاب المهند على المفند کی پرمغز عربی شرح جس میں علماء دیوبند کے عقائد کی وضاحت وتفصیل بیان کی گئی ہے زیر ترتیب

(۱۲) تطليقات ثلاثة شریعت کی نظر میں : اس کتاب میں غیر مقلدین کے تین طلاق کو ایک قرار دینے والے فلسفے کو قرآن واحادیث صحیحہ، آثار وتعامل صحابہ وتابعینؒ کی روشنی میں باطل قرار دیا گیا ہے ۔

محتاج طبع

Generated by CamScanner from intsig.com